مفتیان کرام

اس مسئلہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں

ایک آدمی گھر کا سربراہ ہے اور اس کے ماتحت ۶-۷ شخص آدمی زندگی گزار رہے ہیں
ان میں سے ایک آدمی نے کسی شخص کی چوری کی۔ بعد میں سربراہ کو معلوم ہوا لیکن اب
مال کو لوٹانے پر مزید فساد جھگڑے کھڑے ہوتے ہیں۔ اور کھانے کو دل نہیں
چاہتا۔ اب اس مال فقراء مسجول میں تقسیم کر سکتے ہیں؟
اس مسئلہ پر تسلی بخش جواب سے مطمئن کیا جائے

سائل
محمد اقبال

0300-4726613

دار الافتاء
نمبر ۹۱
۱۸۹
جامعہ خیر المدارس ملتان پاکستان

الجواب

اگر مالک معلوم ہے تو اصل آدمی کو ہی رقم واپس کرنا ضروری ہے
البتہ اسکو بتانا ضروری نہیں ہے۔ واپس کرنے کی کوئی بھی صورت
اختیار کی جا سکتی ہے۔ مثلا خاموشی سے اسکی جیب میں رکھ دیئے
جائیں یا ھبہ کے عنوان سے دے دی جائے تو مؤاخذہ سے بری ہو جائیگا۔

ویبرا بردھا ولو بغیر علم المالک۔ فی البزازیۃ غصب دراھم انسان
من کیسہ ثم ردھا فیہ بلا علمہ برئ وکذا لو سلمہ الیہ بجھۃ اخری کھبۃ
او ایداع او شراء۔ (در علی الشامی ج ۴ ص ۱۸۲)

اور اگر مالک معلوم نہ ہو تو بنیت صدقہ کرنے سے بری ہو گا۔ فقط واللہ اعلم

عبدہ محمد فاروق

الجواب صحیح
بندہ عبدالحکیم عفی عنہ
۲۰/۱۱/۱۴۳۸ھ

۱۱/۱۴۳۸ھ

نائب مفتی
جامعہ خیر المدارس ملتان پاکستان

معین مفتی

دار الافتاء
۱۳۶۷ھ
جامعہ خیر المدارس ملتان

14 3 AUG 2017

۹۱
۱۸۹